رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | مطابق ۶ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۳۱

بنگال کی وزارت پر کانگرس کی نظریں

بنگال کی مسلم وزارت ابتدا ہی سے کانگرس اور دیگر فرقہ پرست ہندوؤں کے لئے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ ان کی طرف سے مدت سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ موجودہ وزارت کو ناکام بنا کر اس کی جگہ کانگرسی وزارت قائم کی جائے۔

جب سے مسٹر سبھاش چندر بوس کانگرس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ بنگال کے ہندو پہلے سے زیادہ سرگرمی اور انہماک کے ساتھ مسٹر فضل الحق کی وزارت کو شکست دینے کی کوشش میں مصروف ہو گئے ہیں چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس بارے میں سب سے پہلا اقدام یہ کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر نلینی رنجن سرکار وزیر مالیات کو جو انتخابات کے بعد مسئلہ قبول وزارت پر کانگرس سے اختلاف کرتے ہوئے مسٹر فضل الحق کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ دوبارہ کانگرس میں لایا جائے۔ اور اس طرح اسمبلی کی کانگرس پارٹی کو مضبوط بنایا جائے۔ کانگرس کی طرف سے انہیں اس بات کا یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اگر وہ دوبارہ کانگرس پارٹی میں شامل ہو جائیں۔ تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کے طور پر جو پابندیاں عاید کر دی گئی تھیں۔ وہ ہٹا دی جائیں گی۔ اس ضمن میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر نلینی رنجن سرکار مسٹر گاندھی اور مسٹر سبھاش چندر بوس سے کئی ایک ملاقاتیں کر کے اس موضوع پر ان سے گفتگو کر چکے ہیں۔

علاوہ ازیں کانگرسیوں کی طرف سے یہ کوشش بھی ہو رہی ہے۔ کہ دوسری پارٹیوں کے ارکان کو اپنے ساتھ ملا کر کانگرس پارٹی کی طاقت کو بڑھایا جائے۔ اور جب وہ دیکھیں کہ انہیں اسمبلی کے ایک معتدبہ حصہ کی تائید حاصل ہو گئی ہے۔ تو موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کر دی جائے۔

بنگال اسمبلی کی مختلف پارٹیوں کی موجودہ کیفیت ہماری معلومات کے مطابق یہ ہے کہ کل اڑھائی سو ارکان میں کانگرس پارٹی کی تعداد پچپن ہے۔ اگر انڈی پنڈنٹ ہندو ہندو نیشنلسٹ اور ہندو سبھا کے ارکان اس میں شامل بھی ہو جائیں۔ تو بھی کانگرس کی طاقت ۷۵ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس کے مقابلہ میں مسلم بلاک کی مجموعی تعداد جس میں پرجا پارٹی کے چالیس ارکان مسلم لیگ کے اکتالیس اور بیالیس انڈی پنڈنٹ مسلمان شامل ہیں ایک سو گیارہ ہے۔ اور اگر مسلمان یورپین گروپ اور اینگلو انڈین۔ اور انڈی پنڈنٹ اچھوت ارکان کو اپنے ساتھ وابستہ رکھیں تو کانگرس کے مقابلہ میں ان کی تعداد ایک سو ترسٹھ ہو گی۔ جو اڑھائی سو کی اسمبلی میں ایک بہت بڑی اکثریت ہے۔

کانگرس چونکہ اچھوت ارکان اور یورپین گروپ کو بھی اپنے ساتھ ملانے یا یورپینوں کو کم از کم عدم اعتماد کے ریزولیوشن کی صورت میں غیر جانبدار رہنے پر آمادہ کرنے میں کوشاں ہے۔ اس لئے اسمبلی کی تمام مسلمان پارٹیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود متحد رہیں۔ بلکہ یورپینوں اور اچھوتوں کو بھی اپنے ساتھ ملائے رکھیں۔ یہ دونوں قومیں بلاشبہ اپنے قومی مصالح کے لحاظ سے ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں سے بہت زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے ساتھ وابستہ رکھنا مسلمانوں کے لئے مشکل نہیں۔

پس موجودہ حالات میں بنگال کے مسلمان اگر اپنی قومی زندگی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر چاہتے ہیں۔ کہ ان کے سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی حقوق پامال نہ ہوں تو ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ اپنے اختلاف اور ذاتی رنجشوں کو کلیتہً بالائے طاق رکھ کر اتحاد و اتفاق کا ایک کامل نمونہ پیش کریں۔ ان کی قومی و ملی غیرت کے امتحان کا وقت قریب آ رہا ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انہیں پورے طور پر آمادہ رہنا چاہیئے ہمیں امید ہے۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم کی سیاسی بصیرت ژرف نگاہی اور معاملہ فہمی مسلمان پارٹیوں کو متحد رکھے

مصر کا اندرونی مناقشہ

فاروق شاہ مصر کے بعض اقدامات سے جنہیں مآل اندیشی اور دور بینی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے اور سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ نحاس پاشا کی وزارت کی جگہ گو نئی وزارت مرتب کر لی گئی تھی۔ لیکن حالات سے مجبور ہو کر بادشاہ نے پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ چنانچہ ۲ فروری کو جب پارلیمنٹ کے توڑے جانے کی اطلاع حزب الوفد کے ارکان تک پہنچی۔ تو وہ اپنے ہمراہ اشیائے خورونوش کے بنڈل لے کر پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا کی قیادت میں پارلیمنٹ کی عمارت میں داخل ہو گئے۔ جہاں وہ اپنے اعلان کے مطابق دھرنا مار کر بیٹھ رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حزب الوفد کو پارلیمنٹ میں دوسری پارٹیوں کے مقابلہ میں اکثریت حاصل ہے۔ اور گو اس وقت اس بات کا عام چرچا ہے۔ کہ شاہ فاروق عوام میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ لیکن حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جدید انتخابات میں بھی حزب الوفد اپنی موجودہ طاقت کو برقرار رکھ سکیگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اگر جدید انتخابات کے بعد مذکورہ بالا اختلافات دور نہ ہوئے۔ تو بادشاہ کے لئے پھر بھی مشکلات درپیش رہیں گی۔ اور ملک اندرونی طور پر شدید نا اتفاقی اور کشمکش کا شکار ہو جائے گا۔ لیکن دنیا کی موجودہ مخدوش بین الاقوامی صورت حالات کے

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ فروری سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ +

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں +

۳ فروری بعد نماز عشاء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ایک دلچسپ مناظرہ ہوا۔ موضوع یہ تھا۔ کہ "ہندوستان کے لئے کامل آزادی بہتر ہے۔ یا درجہ نو آبادیات"۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ ملک مولا بخش صاحب اور مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لا جج تھے۔ درجہ نو آبادیات کے حامی تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء تھے۔ اور کامل آزادی کے حامی پبلک کے بعض احباب میں سے تھے۔ ججز نے درجہ نو آبادیات کے حامیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔

لاہور سے مختلف کالجوں کے ۵۶ احمدی طلباء صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر قیادت آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ٹرین سے آئے۔

خطبات جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضور کے فرمودہ خطبات جمعہ جماعتوں میں سنائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے۔ بعض جماعتوں میں بوجہ عدم علم کوئی دوسرا خطبہ ہوتا ہو۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ جمعہ کو بجائے اپنے خطبہ کے حضور کا فرمودہ خطبہ سنایا کریں۔ البتہ کوئی خاص مقامی ضرورت پیش آئے۔ تو اپنا خطبہ بھی دے سکتے ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

الفضل کے وی پی وصول کر لئے جائیں

آج ۴ فروری بہت سے احباب کو جن سے وصولیٔ رقوم کا کام میرے سپرد ہے۔ وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے الفضل کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے ماتحت دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ الفضل کی قیمت ادا کرنے میں ہرگز تساہل سے کام نہ لیں۔ جو دوست فوری طور پر وی پی وصول کرنے کے ناقابل ہوں۔ وہ نوٹس وصول فرما کر دس دن تک قیمت کا انتظام کر کے وی پی وصول کر لیں۔ خاکسار ظہور الحسن نمائندہ الفضل۔

شعراء سے گذارش

بزم الفار کیطرف سے عید کے دن شام کو ایک مشاعرے کا انتظام کیا جائیگا۔ شعرائے کرام سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنا غیر مطبوعہ تازہ کلام (اگر عید کے متعلق ہو۔ تو بہتر) جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے مشکور فرمادیں۔ خواجہ عبد المجید صاحب آف ڈیرہ دون دار العلوم قادیان

لاہور ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی کی

سماعت ۱۱ فروری کو ہوگی

قبل ازیں اطلاع شائع کی جاچکی ہے۔ کہ میاں عزیز احمد صاحب کی اپیل کے فیصلہ میں ہائیکورٹ لاہور نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ جمعہ کے متعلق جو ریمارکس کئے تھے۔ ان کے حذف کئے جانے کی درخواست کی تاریخ سماعت ۷ فروری مقرر ہوئی ہے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ درخواست مذکور کی سماعت ۱۱ فروری پر ملتوی کردی گئی ہے۔ احباب اس بارے میں اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

شیخ مصری کے دوسرے ٹریکٹ کا جواب شیخ عبد الرحمٰن مصری کے اشتہار "بڑا بول" کا جواب "اظہار حقیقت" کے عنوان سے چھپ چکا ہے۔ جو دوست چاہیں ایک کارڈ لکھ کر طلب فرمائیں۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

عہدداران جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں وصایا کی رفتار بہت کم ہے۔ عہدہ داران رسالہ الوصیت کی کثرت سے اشاعت کریں۔ ہر احمدی کے کان میں "خواندہ ہو یا ناخواندہ ہو" پہنچ جانی چاہیے۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے۔ کہ ہفتہ میں ایک دن مقرر کر کے رسالہ الوصیت مساجد میں سنایا جائے اور وصیت کی اہمیت اور ضرورت واضح کی جائے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

سائیکل ریس میں کامیابی ۲۸ جنوری کو امرتسر میں سید محمد سعید صاحب سلیم نے کلکتہ کے ایک مشہور سائیکلسٹ کو پانچ میل کی دوڑ میں ۱۱۰ گز کے فاصلے سے شکست دی جس کے نتیجہ میں انہوں نے بطور انعام ایک نقرئی کپ حاصل کیا۔

درخواستہائے دعا (۱) شیخ فضل حسین صاحب مینیجر بک ڈپو قادیان عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرماویں۔ (۲) ڈاکٹر ریاض حسن صاحب پاک پٹن چند دن سے بیمار ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بچے بھی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد بدر الحسن سلیم قادیان۔

ولادت خاکسار کے ہاں ۳۱ جنوری دوسری لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولودہ کا نام "امۃ السلام" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک بناوے اور اس کی عمر میں برکت دے۔ خاکسار حافظ مبین الحق شمس امرتسر۔

دعائے مغفرت میرا لڑکا فیض احمد ۱۹ جنوری ہم کو داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حسین بخش حجہ چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا۔

نفع مند کام جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہئے۔ کہ وہ فوراً میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ

تمام خلیفے خُدا ہی بناتا ہے

شیخ مصری صاحب کے جدید اعتقادات کی تردید

155

مصری صاحب کا بے بنیاد اصل

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے خلافتِ ثانیہ سے انکار کے بعد ایک جدید مذہب اختراع کیا ہے۔ جو قرآن مجید۔ احادیث۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح خلاف ہے۔ علماء سلف۔ بزرگانِ سلسلۂ احمدیہ۔ بلکہ ان کے اپنے سابقہ مذہب کے بھی خلاف ہے۔ اور وُہ یہ کہ خلفائے راشدین میں سے دوسرا خلیفہ خدائی انتخاب سے منتخب نہیں ہوتا۔ اور نہ وُہ آیت استخلاف کا مصداق ہوتا ہے۔ صرف پہلا خلیفہ آیت استخلاف کا مصداق ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخصاحب اشتہار بعنوان "کیا تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے؟" میں لکھتے ہیں:۔

(الف) "صرف پہلا خلیفہ ہی خدائی انتخاب سے ہوتا ہے۔ باقی منتخب شدہ خلفاء آیت استخلاف کے ماتحت نہیں آتے۔ اور متنازعہ فیہ خلافت پہلی خلافت نہیں ہے۔ بلکہ دُوسری خلافت ہے اور اس لئے یہ آیت استخلاف کے ماتحت نہیں آسکتی اور جب یہ خلافت آیت استخلاف کے ماتحت نہ ہُوئی۔ تو اس کا انتخاب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا"!

(ب) میرے نزدیک ان خلفاء میں سے جن کو قوم منتخب کرتی ہے صرف پہلا خلیفہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ہے۔ کہ وُہ آیت استخلاف کے ماتحت منتخب کیا جاتا ہے اس کے بعد آنے والے خلفاء کے متعلق آپ کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔ کہ ان کے انتخاب میں اللہ تعالےٰ کا دخل ہوتا ہے"!

اِن عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ شیخصاحب کے نزدیک دوسری خلافت آیت استخلاف کے ماتحت نہیں ہوتی۔ اس لئے خلیفۂ دوم کا انتخاب اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس انتخاب میں اس کا دخل ہوتا ہے۔ لہٰذا خلیفۂ ثانی معزول کیا جا سکتا ہے۔ اب فیصلہ آسان ہے کیونکہ اگر ہم یہ ثابت کر دیں۔ کہ دوسری خلافت بھی آیت استخلاف کے ماتحت ہوتی ہے۔ تو شیخصاحب کو ماننا پڑیگا۔ کہ خلیفۂ دوم کے انتخاب میں بھی اللہ تعالےٰ کا دخل ہوتا ہے۔ اور اس کی معزولی کا سوال اٹھانا غلط اور سراسر ناجائز امر ہے:۔

حضرت امیر المومنین کے انتخاب میں خدائی ہاتھ

آج چونکہ شیخ صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ اس لئے وُہ خلیفۂ دوم کے انتخاب میں خدائی دخل کا انکار کر رہے ہیں۔ ورنہ کل تک وُہ بڑے زور کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھتے تھے۔ کہ آپ کو "اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا ہے"۔ (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۲۲ء)

اور کیا تعجب ہے کہ اگر شیخصاحب کو یہ مخالفت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے خلافت کے دوسرے تیسرے سال پیدا ہو جاتی۔ تو آپ کہنا شروع کر دیتے۔ کہ خلیفہ اول کی خلافت بھی صرف پہلے سال تک آیت استخلاف کے ماتحت ہوتی ہے بعد ازاں اسے معزول کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ خوارج کا ایک گروہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کے صرف پہلے حصہ کو برحق مانتا ہے۔ شیخ صاحب کا یہ جدید مذہب بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور اس مذہب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا سراسر غلط بیانی ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے شیخصاحب کی علمی پردہ دری کے لئے یہ سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ میں اپنے تردیدی دلائل پیش کرنے سے پیشتر شیخصاحب کی پیش کردہ عبارات کو ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں آپ نے پہلی عبارت الحکم ۱۴-اپریل ۱۹۰۸ء سے پیش کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

"صوفیاء نے لکھا ہے۔ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے جب کوئی رسُول و مشائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دُنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفے کے ذریعے اس کو مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ صلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا۔ کہ آپ کو بھی خوب علم تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔ اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا۔ اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا"۔

بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ملفوظات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نبی کی وفات کے بعد گرتی ہُوئی جماعت کو خلیفہ کے ذریعہ سنبھال لیتا ہے۔ اور چونکہ دین اس کا ہے۔ اس لئے وُہ خود اس کا حامی ہوتا ہے لیکن اس عبارت سے یہ کیسے ثابت ہُوا۔ کہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں خدائی دخل نہیں ہوتا۔ عجیب بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نبی ایسی زبردست قوتِ قدسیہ رکھنے والے کی وفات کے بعد تو "صلاح و استحکام" کے لئے خلیفہ کا انتخاب فرماتا ہے۔ تا نقص نہ رہ جائے۔ لیکن خلیفۂ اول کی جاری کردہ اصلاح کے بعد خدائی انتخاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی؟ شیخ کی وفات کے بعد تو اس کا خلیفہ خود خدا منتخب کرتا ہے لیکن مصری صاحب کی نظر میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کا مقام شیخ جتنا بھی نہیں۔ کہ ان کے بعد ان کا جانشین اللہ تعالےٰ منتخب فرمائے۔ اگر شیخ مصری صاحب غور کرتے۔ تو انہیں بآسانی معلوم ہو جاتا۔ کہ مندرجہ بالا اقتباس ان کے جدید مذہب کی تائید نہیں کرتا کیونکہ عدمِ ذکر سے عدمِ شے لازم نہیں آتا:۔

حضرت عمر رضؓ کا فیصلہ

شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خلیفۂ اول کے دین کو مستحکم کر دینے کے بعد "چونکہ وُہ خطرناک وقت اور زلزلہ گزر جاتا ہے۔ اس لئے پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے انتخاب کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی"! یہ خیال بھی واقعات کی رُو سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت ایک خطرناک وقت اور سخت زلزلہ تھا۔ انتشار کی پیدا ہو گئی تھی۔ احادیث میں بطور پیشگوئی آپ کی شہادت کو دروازے کے ٹوٹنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے:۔

"قالت ام ایمن یوم قتل عمر الیوم وھی الاسلام" (صفحہ ۹۲)

ام ایمن رضؓ نے شہادتِ عمر رضؓ کے دن کہا۔ کہ آج اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

"رأیت کأن دیکاً نقرنی نقرۃ او نقرتین وانی لا اراہ الا حضور اجلی وان قوماً یامرونی ان استخلف وان اللہ لم یکن لیضیع دینہ ولا خلافتہ" کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مُرغ نے مجھے ایک یا دو مرتبہ چونچ ماری ہے۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر یہی ہے۔ کہ میری موت کا وقت آپہنچا ہے۔ بعض لوگ مجھ سے چاہتے ہیں۔ کہ میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دوں لیکن یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے دین اور اور اپنی خلافت کو ضائع نہیں ہونے دیگا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۰)

غرض حادثۂ شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کے لئے خطرناک وقت تھا۔ قریب تھا۔ کہ دین اور خلافت ضائع ہو جائے۔ کیا ان حالات میں بھی یہ کہنا درست ہے۔ کہ اس وقت خدائی انتخاب کی ضرورت نہ تھی؟ نیز سلسلہ احمدیہ میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر سخت زلزلہ آیا۔ اور ہر احمدی جو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتا ہے۔ جانتا ہے۔ کہ وُہ وقت جماعت کے لئے کس قدر خطرناک تھا۔ کون منصف مزاج انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ اس تلاطم خیز حالت اور خطرناک وقت میں خدائی انتخاب کی ضرورت نہ تھی؟!

مندرجہ بالا اقتباس کے ذیل میں شیخ مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضؓ کو بھی اس قانونِ الٰہی کا کہ صرف پہلے خلیفہ کا تقرر ہی خدا تعالےٰ پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ خوب علم تھا۔ اسی بنا پر انہوں نے صرف چند صحابہ رضؓ کے مشورہ سے حضرت عمر رضؓ کا تقرر خود فرما دیا۔ بعد میں باقی قوم سے رضامندی حاصل کر لی۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ نے بھی ایک رنگ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کا تقرر کر دیا"۔

اگر واقعہ میں یہ قانون الٰہی ہے کہ صرف پہلے خلیفہ کا تقرر ہی خدا تعالےٰ پر چھوڑا جا سکتا ہے۔ تو شیخ مصری صاحب بتلائیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ کیوں فرمایا:۔

"ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی ابو بکر وان اترک فقد ترک من ھو خیر منی رسول اللّٰہ"

کہ اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دوں۔ تو مجھ سے بہتر انسان یعنی حضرت ابو بکرؓ کا طریق موجود ہے۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر نہ کر جاؤں تو مجھ سے افضل انسان یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے (بخاری کتاب الاحکام) کیا حضرت عمرؓ کو اس "قانون الٰہی" کا علم نہ تھا۔ جو شیخ مصری صاحب نے ایجاد کیا ہے کہ صرف پہلے خلیفہ کا تقرر ہی خدا تعالےٰ پر چھوڑا جا سکتا ہے؟ وہ تیسرے خلیفہ کا تقرر کیوں خدا پر چھوڑنے لگے تھے۔ بلکہ چھوڑ گئے تھے؟ یا بقول مصری صاحب "ایک رنگ میں" تقرر کر کے دوسرے رنگ میں تقرر خدا پر کیوں چھوڑ گئے تھے؟ کیا مصری صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ "ایک رنگ میں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کا تقرر نہ کر دیا تھا؟ تعجب ہے کہ مصری صاحب جس وہم کو "قانون الٰہی" قرار دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے اتنے ناواقف ہیں۔ کہ لوگوں کے یاد دلانے کے باوجود کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں مقرر نہیں فرماتے بلکہ انہیں کہتے ہیں: ان اللّٰہ عزوجل یحفظ دینہ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۱۹) کہ اللہ تعالےٰ اپنے دین کی خود حفاظت کریگا یعنی خود خلیفہ منتخب فرمائیگا حضرت عمرؓ کے پہلے قول سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خلیفہ چونکہ قوم کا نمائندہ ہے۔ اس لئے اگر وہ تعیین مناسب سمجھے تو اس کی تعیین در اصل قوم کا انتخاب ہے اور یہ جائز ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے امت کی مصلحت اسی میں سمجھی تھی۔ اور اگر وہ تعیین نہ کرے تب بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے کیا۔ شیخ صاحب اپنے اوہام و مزاعم کو قانون الٰہی سے تعبیر کرتے ہیں۔

سر الخلافہ کے اقتباسات

شیخ صاحب نے اپنے جدید مذہب کی تائید میں الحکم کے حوالہ کے علاوہ سر الخلافہ کے مندرجہ ذیل فقرات پیش کئے ہیں۔

(الف) "اس میں کوئی شک نہیں کہ آیت استخلاف کی اس پیشگوئی کا مصداق کہ اللہ تعالےٰ ایسے زمانہ میں کسی مومن کو خلیفہ بنائیگا۔ اور مومنوں کو ان کے خوف کے بعد امن دیگا۔ اور اپنے متزلزل دین کو استحکام بخشیگا۔ اور مفسدوں کو ہلاک کرے گا۔ سوائے ابو بکرؓ اور آپ کے زمانے کے اور کوئی نہیں۔" صفحہ ۱۷

(ب) "حضرت صدیقؓ کی خلافت کے سوا آیات استخلاف کو کسی اور کی خلافت پر محمول ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اور ممکن نہیں کہ دوسرے لوگوں میں سے اس کی نظیر پیش کی جا سکے۔" صفحہ ۱۷

(ت) "مجھے علم دیا گیا ہے۔ کہ حضرت صدیقؓ کی شان تمام صحابہؓ سے بڑھ کر اور آپ کا مقام تمام صحابہؓ سے بلند تھا۔ اور آپ ہی بغیر کسی شک و شبہ کے پہلے خلیفہ تھے۔ اور آپ ہی کے بارے میں خلافت کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ اے عقل کے دشمنو! اگر تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ آئت استخلاف کا مصداق حضرت ابو بکرؓ کے زمانے کے بعد کوئی اور بھی ہے تو اس کے متعلق یقینی خبر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر پیش نہ کر سکو اور تم ہرگز پیش نہیں کر سکو گے تو تم نیکوں کے دشمن مت بنو۔" صفحہ ۱۸

(ث) "آیت استخلاف کا مصداق ہونے کی اہل صرف حضرت صدیقؓ کی ہی خلافت ہے جیسا کہ اہل تحقیق پر مخفی نہیں۔" صفحہ ۲۹

(ج) "لیکن حضرت علیؓ کی خلافت اس امن کی مصداق نہیں ہے۔ جس کی بشارت رحمٰن کی طرف سے آئت استخلاف میں دی گئی ہے۔ بلکہ حضرت علی مرتضیٰ کو ان کے زمانہ کے لوگوں کی طرف سے سخت تکلیف دی گئی۔ اور آپ کی خلافت مختلف قسم کے فتنوں اور فسادوں کے نیچے روندی گئی۔ آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل بڑا تھا۔ لیکن آپ کی زندگی غم اور الم میں گذری اور آپ اس بات پر قادر نہ ہوئے کہ دین کی اشاعت کر سکیں۔ اور شیاطین کو شکست دے سکیں۔ جیسا کہ پہلے خلفاء کرتے رہے۔

(د) پس یہ ممکن نہیں۔ کہ ہم آپ کی خلافت کو آیت استخلاف کی بشارت کا مصداق قرار دے سکیں۔ پس آپ کی خلافت یقیناً فساد بغاوت اور خسران کے زمانے میں تھی۔ اور اس زمانے میں امن ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ امن کے بعد خوف ظاہر ہوا۔ اور فتنے شروع ہو گئے۔ اور تکالیف اور مصائب پے در پے آ گئے۔ اور اسلام کے نظام میں خلل ظہور پذیر ہو گئے۔ اور خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اختلافات نمودار ہو گئے۔ اور فتنوں کے دروازے کھل گئے اور کینے اور بغض نے سر نکال لیا۔ اور ہر نئے دن میں نئی قوم کا جھگڑا شروع ہو جاتا تھا۔ اور زمانے کے فتنے کثیر ہو گئے۔ اور امن کے پرندے اڑ گئے۔ مفاسد جوشوں پر تھے۔ اور فتنے موجیں مار رہے تھے۔" (سر الخلافہ صفحہ ۳۱)

الزام خصم کے طور پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت کا مقابلہ

ناظرین کرام! ہم نے مصری صاحب کی تمام عبارتوں کو لفظ بلفظ نقل کر دیا ہے۔ سر الخلافہ شیعوں کی تردید میں عربی زبان میں ہے شیخ مصری صاحب کا ترجمہ اصل عبارتوں سے قدرے مختلف ہے۔ لیکن فی الحال ہم اسی کے رو سے شیخ صاحب کو جواب دیتے ہیں ان اقتباسات پر یکجائی نظر ڈالنے سے دو باتیں صاف طور پر معلوم ہوتی ہیں:۔

۱۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت آئت استخلاف کی کامل مصداق تھی۔ اسی کتاب میں فرمایا:۔

فھذا امر لانجد مصداقہ علی وجہ اتم واکمل الا خلافۃ الصدیق (صفحہ ۱۵)

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت آئت استخلاف کی بالکل مصداق ثابت نہیں ہو سکتی ہاں بظاہر یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیت استخلاف کا مصداق خلافت صدیقیہ کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ حصر صرف حضرت علیؓ کی خلافت کی نسبت سے ہے۔ نہ کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کے مقابلہ میں اور ہمارا یہ دعویٰ خود انہی عبارتوں سے ثابت ہے۔ نمبر ۳ پر ذکر کردہ عبارت اصل میں یوں ہے:

"ولا یصلح لمصداقیتھا الا خلافۃ الصدیق کما لا یخفی علی اھل التحقیق فان خلافۃ علی المرتضیٰ ما کان مصداق ھذا العروج والعاد والفوز الاجلی" صفحہ ۲۹

کہ آئت استخلاف کی مصداق خلافت صدیقؓ ہی ہے۔ جیسا کہ اہل تحقیق پر واضح ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کی خلافت اس عروج بزرگی اور کھلی کامیابی کی مصداق نہیں۔ شیخ مصری صاحب نے اس حوالہ کا آخری حصہ ذکر نہیں کیا حالانکہ اس سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ اس جگہ مقابلہ اور موازنہ صرف حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافتوں میں ہے۔ اور وہ بھی الزام خصم کے طور پر۔[1]

دوسری اور تیسری خلافت بھی آیت استخلاف کا مصداق ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں پر قربان جاؤں شیخ مصری صاحب نے تو مندرجہ بالا اقتباسات اس لئے ذکر کئے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک دوسری خلافت آیت استخلاف کی مصداق نہیں ہوتی۔ حالانکہ ان کے ذکر کردہ حوالہ اور ترجمہ سے اس کے برعکس ثابت ہوتا ہے۔ پانچویں حوالہ میں لکھا ہے:۔

"آپ (حضرت علیؓ) اس بات پر قادر نہ ہوئے کہ دین کی اشاعت کر سکیں۔ اور شیاطین کو شکست دے سکیں جیسا کہ پہلے خلفاء کرتے رہے۔ پس یہ ممکن نہیں کہ ہم آپ کی خلافت کو آئت استخلاف کی بشارت کا مصداق قرار دے سکیں"

اس عبارت کا صاف اور واضح مطلب یہی ہے، کہ حضرت علیؓ سے پہلے خلفاء حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین دین کی اشاعت پر قادر ہوئے۔ اور انہوں نے شیاطین کو شکست دی اس لئے ان کی خلافتیں آئت استخلاف کی بشارت کی مصداق ہیں۔ گویا شیخ مصری صاحب کے پیشکردہ حوالہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ دوسری اور تیسری خلافت بھی آئت استخلاف کا مصداق ہوتی ہے۔ اس لئے دوسرے اور تیسرے خلیفے کے انتخاب میں بھی خدائی دخل ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی طرف ہی منسوب ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی معزولی کا سوال اٹھانا ناجائز اور باطل ہوتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر شیخ صاحب مصری کی جگہ کوئی اور خشیت خدا رکھنے والا انسان ہوتا تو وہ ہمارے اس استدلال پر ضرور حق قبول کر کے اس "ایجاد بندہ" سے توبہ کر لیتا مگر شیخ صاحب سے یہ امید نہیں الا ان یشاء اللّٰہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب سر الخلافہ شیعہ صاحبان کے اس قول کی تردید کیلئے تالیف فرمائی ہے۔ کہ:۔ "ان خلافۃ الاصحاب الثلاثۃ ما ثبتت من الکتاب والسنۃ واما خلافۃ سیدنا المرتضیٰ واسد اللّٰہ الاتقی فثبتت من وجوہ شتی وبرھان اجلی" صفحہ ۱۳ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کتاب اور سنت سے ثابت نہیں لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت مختلف طریقوں اور روشن دلائل سے ثابت ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

[1] یہ شیعوں سے بطور اتمام حجت اور الزام خصم کے رنگ میں فرمایا ہے (ابو العطاء)

ان الذین یفضلون علیاً علی الصدیق لایرجعون الی ھذہ التحقیق ویتھافتون علی ثناء المرتضیٰ ولا ینظرون مقام الصدیق الاتقیٰ"۔ کہ یقیناً جو لوگ حضرت علی رضؓ کو حضرت ابوبکر رضؓ پر فضیلت دیتے ہیں۔ وہ اس تحقیق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ بے تحاشا حضرت علی رضؓ کی تعریف کرتے جاتے ہیں۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ کے پاکیزہ مقام کو نہیں دیکھتے ص۲۷

ان دنوں حالات اس کتاب کے اقتباسات کو بے موقع اور غلط طور پر استعمال کرنا سخت نارو ا ہے۔ سرالخلافہ میں حضور آیت استخلاف کے متعلق فرماتے ہیں۔ واخبرمن علامات المستخلفین کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے خلفاء کی علامات بتائی ہیں ص۱۵۔ نیز خلفاء ثلاثہ اور ان کی خلافت کے متعلق فرمایا ہے

وان کنت قد ساءتک امور خلافۃ
فحارب ملیکاً اجتباھم کمشتری
وقضیت امور خلافۃ موعودۃ
وفی ذاک آیات لقلب مفکر

ترجمہ:۔ اگر تجھے خلافت کا معاملہ ناپسند ہے تو اس خدا سے جنگ کر جس نے ان خلفاء ثلاثہ کو بطور خریدار برگزیدہ کیا ہے۔ خلافت موعودہ (آیت استخلاف والی) کے معاملات طے ہو چکے۔ اس میں غور کرنے والے دل کے لئے نشانات ہیں۔ (سرالخلافہ ص۵۸)

حضرت مسیح موعود کے ارشادات

شیخ مصری صاحب نے اپنے جدید مذہب کے اثبات کے لئے مندرجہ بالا حوالجات کے علاوہ کوئی بات پیش نہیں کی۔ اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ کیا پہلی خلافت کے علاوہ دوسری تیسری چوتھی خلافت بھی آیت استخلاف کا مصداق ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ میں خصوصیت سے خلافت ثانیہ کو آیت استخلاف کا مصداق ثابت کرونگا انشاء اللہ۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند حوالجات بطور اصل اور دیگر بزرگان سلسلہ کے اقتباس بطور تائید پیش کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔

(الف) "ان آیات (آیت استخلاف وغیرہ) کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے۔ کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی۔ تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہہ دینا کیا معنی رکھتا تھا؟ اور اگر خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابواب سعادت مفتوح رکھے"۔ (شہادۃ القرآن ص۵۷)

(ب) "اور اگر اس مماثلت (آیت استخلاف والی مماثلت) سے مماثلت تامہ مراد نہیں۔ تو کلام عبث ہوا جاتا ہے۔ کیونکہ شریعت موسوی میں چودہ سو برس تک خلافت کا سلسلہ ممتد رہا نہ صرف تیس برس تک اور صدہا خلیفے روحانی اور ظاہری طور پر ہوئے نہ صرف چار۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ"۔ (شہادۃ القرآن ص۴۹)

ان ہر دو عبارتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نہ صرف تیس سال تک خلافت راشدہ اور پہلے چاروں خلفاء آیت استخلاف کا مصداق ہیں بلکہ تاقیامت امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ جملہ خلفاء اس آیت کا مصداق ہیں۔ بہرحال تیس سالہ خلافت راشدہ کا آیت کا مصداق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

(ج) "بعض صاحب آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ منکم سے صحابہ ہی مراد ہیں۔ اور خلافت راشدہ حقہ انہیں کے زمانہ تک ختم ہو گئی۔ اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہو گا گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس ہی دور تھا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا"۔ (شہادۃ القرآن ص۴۳)

آہ! شیخ مصری صاحب نے آیت استخلاف کی موعودہ خلافت کا دور تیس سال بھی تسلیم نہ کیا اور اسے اور بھی محدود کر کے صرف اڑھائی سال بتلایا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود آیت استخلاف کے اس دور خلافت کو تیس سال تک ہی محدود قرار دینے والوں کی رائے کو بھی "نیک دل انسان کی رائے" تسلیم نہیں فرماتے۔ بلکہ لکھتے ہیں۔ "افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ کہ جو سراسر چالاکی اور بے باکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں۔ کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے"۔ کیا اب بھی شیخ صاحب جدید خود ساختہ مذہب کو ترک نہ کریں گے؟

میں فی الحال ان تین حوالجات پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں (الف) خلافت کا نشان ولیکن … میں دیا گیا ہے جس کو خدا خلیفہ بناتا ہے۔ اس کی مخالفت میں کون کھڑا ہو سکتا ہے۔ خدا نے آدمؑ کو خلیفہ بنایا۔ داؤدؑ کو خلیفہ بنایا۔ ابوبکر رضؓ عمر رضؓ کو خلیفہ بنایا۔ نورالدین رضؓ کو خلیفہ بنایا۔ کوئی مخالفت کر کے دیکھ لے کیا نتیجہ ہوتا ہے"۔ (بدر ۲۸ نومبر ۱۹۱۲ء)

(ب) "جس طرح ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء) پس اگر حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت مولانا نورالدین اعظم رضؓ کو خدا نے خلیفہ بنایا ان کی خلافت آیت استخلاف کی مصداق تھی تو یقیناً اسی حوالہ کی رو سے حضرت عمر رضؓ کی خلافت بھی آیت استخلاف کی مصداق تھی۔ اور ان کے انتخاب میں بھی خدائی دخل تھا۔ پس دوسری خلافت بھی آیت استخلاف کے ماتحت ہوتی ہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ تحریر فرماتے ہیں "یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قوت۔ غلبہ۔ ترقی اور تمکن اور جو خوبی اسلام کے حق میں مقدر تھی۔ وہ تین ہی خلافتوں تک محدود رہی"۔ (خلافت راشدہ ص) پھر حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "انہوں نے خدا تعالیٰ کے وعدہ استخلاف سے سب سے پہلے اور سب سے بڑا حصہ لیا"۔ (خلافت راشدہ ص۵۸) اگر ہم احادیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ تیسرے نمبر پر خلیفہ ہونیوالے سے فرمایا ہے

انہ لعل اللہ یقمصک قمیصاً فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم (ترمذی)

کہ تجھے اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائیگا۔ اگر لوگ اتارنا چاہیں تو اس کو منظور نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضؓ نے ان سے معزولی کا مطالبہ کرنے والے اغیار سے کہا۔ کہ "ما کنت لاخلع سربالاً سربلنیہ اللہ فتکون سنۃ من بعدی کلما کرہ القوم امامھم خلعوہ" (العقد الفرید جلد ۳ ص۴۳۸) جو کرتہ خود خدا نے مجھے پہنایا ہے میں اسے اتار نہیں سکتا ورنہ یہ بدعادت جاری ہو جائیگی۔ کہ جب کبھی لوگ اپنے امام سے ناراض ہونگے اسے معزول کرنے کیلئے کھڑے ہو جایا کریں گے۔ اس سے ثابت ہے کہ درحقیقت خلیفہ ثالث کے انتخاب میں بھی خدائی ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اس کی معزولی کا سوال بھی سراسر ناجائز ہے۔

خلیفے اللہ ہی بناتا ہے

اصل بات یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مولانا نورالدین اعظم رضؓ نے فرمایا تھا۔ (۱) "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا"۔ (پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء)

(۲) "میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہیگا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کریگا"۔ (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء) اب شیخ مصری صاحب چاہتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول کے اس قول کی تغلیط کریں۔ اور یہ بتائیں کہ خلیفے اللہ نہیں بناتا اور آپ کے بعد والے خلیفہ کو خدا نے نہیں بنایا۔ مگر کیا حقیقت کو چھپایا جا سکتا ہے۔ کون احمدی ہے جو خلافت ثانیہ کی روشن برکات اور سلسلہ کے لئے اس دور میں روحانی و مادی فتوحات کو دیکھ کر اس بات میں شبہ بھی کر سکتا ہے کہ یہ خلافت آیت استخلاف کی مصداق ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی اس مقدس خلیفہ کو منتخب فرمایا ہے؟

کھلا چیلنج

میں بالآخر شیخ مصری صاحب کو کھلا چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ایک تحریر سے ہی دکھائیں۔ کہ نبی کے بعد دوسری خلافت آیت استخلاف کی مصداق نہیں ہوتی۔ اور دوسرے خلیفہ کے انتخاب میں خدائی دخل نہیں ہوتا۔ شیخ صاحب ہرگز ہرگز ایسا نہیں دکھا سکتے۔ ہاں وہ تنکوں کے سہارا پر اوہام کی عمارت بنانا چاہتے ہیں۔ مگر دنیا دیکھے گی۔ کہ سچے وعدوں والا ہمارا زندہ خدا خلافت ثانیہ حقہ کو آسمانی نشانوں سے ثابت کرتا رہے گا۔ اور اس کے مخالف ناکامی اور حسرت کی موت مریں گے۔

(خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

یکم جنوری سے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱	السید سلیم خیر اللہ (مع حفظ الالقاب) یوگوسلاویہ	۷	السید زد میر صالح (مع حفظ الالقاب) "
۲	السید مسلم علی (مع حفظ الالقاب) "	۸	" ایت خلیل " "
۳	" رجیم نور الدین " "	۹	" محمد ادم " "
۴	" عبد اللہ نوح " "	۱۰	" شعبان علی " "
۵	" عمر جمال " "	۱۱	" رشدی ادریس " "
۶	" نعمان بجرام " "	۱۲	" رجب مصطفیٰ " "
		۱۳	" الیاس عباس " "

14	Nawawi Sahib Kampala Africa.
15	Ghulam Ahmad Sahib Hong Kong.
16	Mrs. Alice Bux Sahibah London.
17	Linda Bux " "
18	Jemela " " "
19	Regiam " " "
20	S. T. Harris Sahib "
21	Motior Rahman Sb Lower Burma.
22	Murafa Kassim Sahib Lagoos.
23	Sulaiman Kolawole Gbodegeshim Sahib } "
24	Ahmad Bankole Sahib "
25	Habibullah Sahib "
26	Yaqub Sahib Gold Coast Africa.
27	Abbas Sahib
28	Wambaidow Jack Sahib "
29	Ibrahim Sahib "
30	Adam " "
31	Hawa Sahibah "
32	Habeeba " "
33	Nee Tagol Sahib "
34	Abdullah "
35	Hawa Sahibah D/o Asiredu "
36	Hawa Sahibah "
37	Adam Sahib S/o Ibrahim "
38	Yusaf Sahib S/o Kojo Abam Africa
39	Adan " " Kwa Saman "
40	Saeed " " Kofi Nama "
41	Abbas " " Kwa Saman "
42	Ibrahim Sb S/o Kobina Qwesi "
43	Ahmad " " Kobina "
44	Fatima Sahibah D/o Kofi Sawia "
45	Abdu Sahib S/o Kweku Aiduku "
46	Alisa " " Kweku Sonkor "
47	Fatima Sahibah D/o Ofsiwa "
48	Mohammad Sb S/o Abu Rahim "
49	Mohd Zubuir Sb " Kwesi Agfan "
50	Saleh Sahib S/o Yaw Adjee "
51	Amina Sahibah D/o Kwesi Paitoo "
52	Adam Sahib S/o Kofi Sumpa "
53	Maryam Sahibah "
54	Hawa " "
55	Bukari "
56	Mohammad Sahib "
57	Asamah Sahib "
58	Usman Sb. S/o Gibraeel "
59	Ayesha Sahibah D/o Saeed "
60	Maryam Sahibah D/o Mr. Otabir "
61	Ayesha Sahiba "
62	Abdu Bukr Sahib S/o Kwesi Opong "
63	Mariam Sahibah D/o Pohu Akesa.
64	Mufiur Rahman Sahib "
65	Zainab Sahibah "
66	Amina Sahibah D/o Assempaasah "
67	Ismail Sahib S/o Kwamina Offin "
68	Suleman " " Kwesi Aqyai "
69	Basheer " " Oppom "
70	Ismaeel " " Kojo Obin "
71	Khadeeja Sahibah "
72	Bukr Sahib S/o Khadeeja "
73	Hawa Sahibah D/o Kweku Adumaku "
74	Fatima Sahibah "
75	Ayyub Sahib S/o Ahmad "
76	Adam " " Kwesi Adai "
77	Ibrahim " "
78	Saeed " " Kobina Autaie "
79	Saeed " " Dawood "
80	Bukar " " Ejamaka "

(باقی)

وصیتیں

نمبر ۹۵۷ منکہ سید عبد السلام ولد مولوی سید عبد الرحیم صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر تخمیناً چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمدنی مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں لیکے سوا میرے پاس اسوقت کوئی جائداد نہیں ہیں عہدہ کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا اگر میرے مرنیکے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سید عبد السلام ہیڈ مولوی ضلع سکول بالاسور اڑیسہ

گواہ شد: عبد العلیم برادر موصی حال پوری اڑیسہ۔ گواہ شد:۔ سید غلام محمد سکرٹری انجمن احمدیہ سونگھڑہ کٹک اڑیسہ۔

نمبر ۹۵۸ منکہ عبد القادر نایک ولد شعبان نایک قوم کشمیری پیشہ زمینداره عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ہموساں ڈاکخانہ بادھل ضلع ریاسی صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری موجودہ جائیداد منقولہ بصورت برتن ومویشی قریباً دوصد روپیہ ہے۔ ایک بیوی ہی ہے۔ جو ۱/۴ حصہ کی شرعی طور پر حقدار ہے۔ باقی ڈیڑھ صد روپیہ کے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے گزارہ کی صورت گھراٹ پر مزدوری ہے۔ جس کی آمد غیر معین ہے۔ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری زیادہ جائداد ثابت ہو تو مندرجہ بالا وصیت کے مطابق زیادتی کے ۱/۳ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔

العبد:۔ عبد القادر نایک نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ غلام احمد شاہ سکرٹری تبلیغ ہموساں

گواہ شد:۔ محمد سلطان نمبردار ہموساں نشان انگوٹھا

نمبر ۹۵۹ منکہ محمد ضیاء اللہ ولد بابو اکبر علی صاحب قوم راٹھور پیشہ تجارت عمر قریباً ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں کاذریڈلو میں ۱/۳ کا حصہ دار ہوں۔ مجھے اخراجات کیلئے مبلغ -/۷۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ منافع میں میرا حصہ علیحدہ ہے۔ جو اوپر درج ہے۔ میں اس تمام آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مبلغ -/۷۰ روپے کا دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا منافع کا حصہ تقسیم اور وصول منافع پر داخل خزانہ کراتا رہونگا میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد میری مملوکہ ثابت ہو۔ تو یہ وصیت اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد: محمد ضیاء اللہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد نذیر خان۔

گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۳ فروری۔ کانگرسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ فرقہ وارمسئلہ کے تصفیہ کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کے درمیان گفت وشنید شروع ہونے والی ہے۔ اس سلسلہ میں مسٹر سرت چندر بوس کے خیالات بھی معلوم کئے جائیں گے۔

کیمبل پور ۲ فروری۔ کوٹ بھائی تھان سنگھ میں از سر نو شورش شروع ہوگئی ہے۔ مقامی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو اطلاع ملی ہے۔ کہ سردار صاحب کوٹ فتح خان کسی خاص سڑک کے گرد خاردار تار لگا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ راستہ بند ہو جائے گا۔ جو دوتل نالہ کو جاتا تھا۔ سردار صاحب کوٹ فتح خان کے مینیجر کا بیان ہے۔ کہ سڑک اور دوتل نالہ کی درمیانی زمین سردار صاحب کی ہے۔ مال کے کاغذات میں وہاں کسی قسم کا راستہ نہیں دکھایا گیا لہٰذا وہاں سے گذرنا خلاف آئین ہے

بنارس ۳ فروری۔ ڈاکٹر بھگوانداس ایم ایل اے (مرکزی اسمبلی) نے ایک بیان میں تجویز کی ہے۔ کہ قومی تقریبوں کے افتتاح کے وقت قرآن کریم اور دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں کو بھی بندے ماترم کی طرح پڑھنا چاہیئے تاکہ قومی جذبات ترقی پذیر ہوں۔

پٹنہ ۳ فروری۔ مسٹر جے پرکاش نرائن سیکرٹری آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی قیادت میں ایک وفد نے مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم بہار سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ ہم اس لئے یہاں آئے ہیں۔ کہ آپ سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کر دیں۔ اگر آپ انہیں رہا نہیں کر سکتے تو وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔ وزیر اعظم نے وفد کی گزارشات کو ہمدردی سے سنا اور انہیں مطلع کیا۔ کہ وزارت بہار کے بھوک ہڑتالیوں کی رہائی کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔

کٹک ۳ فروری۔ آج اڑیسہ اسمبلی کے اجلاس میں ایک مسلمان ممبر نے ایک تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی تعلیم کے معاملہ میں حکومت بے اعتنائی سے کام لے رہی ہے۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا۔ کہ اکثریت اقلیتوں کو زیادہ سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہے۔ اس پر ممبر نے اپنی تحریک واپس لے لی۔

کراچی ۳ فروری۔ شیخ عبدالمجید ایم ایل اے سندھ نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں وہ مسجد شہید گنج کے متعلق لکھتے ہیں۔ اگر پنجاب کے مسلمان سر سکندر حیات کی وزارت کو پسند نہیں کرتے تو مسلمانوں کے نمائندے اس وزارت کو توڑ سکتے ہیں لیکن اگر یہ نمائندے اسے توڑنے کے خواہاں نہیں یا توڑنے کی طاقت نہیں رکھتے تو مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کریں اگر وہ استعفیٰ دینے سے انکار کر دیں۔ تو مسلمان نئے انتخابات کا انتظار کر سکتے ہیں۔ لیکن سول نافرمانی کا اعلان جمہوری نظام حکومت کے اصول کے خلاف ہے۔ مزید لکھا ہے۔ کہ اس مسئلہ کا آئینی حل یہ ہے۔ کہ اس قانون کی تبدیلی کرائی جائے جس کی بنا پر ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ اگر پنجاب کے مسلمان آبادی کی رو سے اقلیت میں ہوتے تو سول نافرمانی کے لئے ایک وجہ پیش کی جا سکتی تھی لیکن پنجاب میں مسلمان مستقل اکثریت کے مالک ہیں اس لئے ان کے لئے اس قانون کو توڑنے کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں۔ جسے وہ آئینی ذرائع سے بدل سکتے ہیں

واردھا ۳ فروری۔ کانگرسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بنگال اور آسام میں کانگرسی وزارتوں کے قیام کے قوی امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو آج کل یہاں ہو رہا ہے۔ اس سوال پر خاص طور پر غور کیا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۳ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر لال چند نول رائے نے شاردا ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کیا بل کا مقصد یہ تھا۔ کہ ایکٹ کی زد سے بچنے کے لئے جو یہ طریق پیدا کیا گیا ہے کہ سرکاری علاقہ کے لوگ کسی قریبی ریاست میں جا کر کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کر دیتے ہیں اس کو روکا جائے۔ ایک بل میں ایک اور ترمیم پیش کی گئی جس کا مطلب یہ تھا کہ اس قانون کا اطلاق ہندوستان کے ہر حصہ میں کل برطانوی رعایا پر نیز اس برطانوی پر رعایا ہوگا۔ جو خواہ ریاستوں میں سکونت پذیر ہو۔ یہ ترمیم پاس ہوگئی۔

نئی دہلی ۳ فروری۔ آج اسمبلی میں خواجہ معین الدین صاحب اجمیری کی درگاہ کے متعلق بل بھی پاس ہو گیا۔ علاوہ ازیں مسٹر کاظمی نے تحریک کی کہ مسلمان عورتوں کے عدم فسخ نکاح کے بل کو شائع کیا جائے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ شادی شدہ مسلمان عورتوں کے مقدمات متعلقہ فسخ نکاح کی سماعت مسلمان ججوں کی عدالت میں ہو۔ نیز اگر کوئی مسلمان شادی شدہ عورت ارتداد اختیار کرے۔ تو صرف یہ وجہ فسخ نکاح کے لئے کافی نہ ہوگی۔ بل کو شائع کرنا منظور کر لیا گیا۔

لکھنؤ ۳ فروری۔ اطلاع ملی ہے کہ ہندوؤں کے ایک گروہ نے ضلع گورکھپور کی عام گذرگاہ میں مسلمان بوچڑوں سے ۴۰ مویشی اور ۱۷۵ روپے چھین لئے اور بوچڑوں کو مجروح کیا۔

لنڈن ۳ فروری۔ ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں ہندوستانی اور برطانی مندوبین کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس میں آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کی تھی۔ برطانی مندوبین آپ کے بیان پر غور و خوض کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۳ فروری۔ "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار نے سونی پت میں سر سکندر حیات خان سے ملاقات کی۔ سر سکندر نے مسلم لیگ کونسل کے اس فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے لیگ کا ایک خاص اجلاس طلب کیا جائے۔ نیز کہا سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یونینسٹوں کا عہدوں سے مستعفی ہونا کس طرح صورت حالات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مزید کہا کہ قوم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ کسی آخری فیصلہ پر پہنچنے سے پیشتر اس مسئلہ پر گہرا غور و خوض کر لینا چاہیئے۔

پٹنہ ۳ فروری۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے پنڈت جواہر لال نہرو سے تار کے ذریعہ درخواست کی ہے۔ کہ اگر کانگرسی وزارتیں سیاسی قیدیوں کو رہا نہ کرا سکیں۔ تو انہیں مستعفی ہونے کا مشورہ دیا جائے

راولپنڈی ۳ فروری۔ سٹی پولیس نے اطلاع ملنے پر ایک محلہ میں کسی شخص کے گھر پر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی